Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۳۴ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۸ رمضان ۱۳۹۷ھ ۳ تبوک ۱۳۵۶ہش ۳ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۹۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲ تبوک۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ ابراہیم و سورہ احزاب کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی پُر معارف تشریح و تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش اور ان کی تمام اشیاء کو انسان کی خدمت پر لگانے کا ذکر کیا ہے اور پھر بتایا ہے کہ ہم نے انسان کے لئے دو بنیادی اشیاء یعنی پانی اور روشنی کو پیدا کیا۔ پانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے اور روشنی سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔ ان نعماء کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں نے مجھ سے جو کچھ مانگا وہ میں نے انہیں دیا حتیٰ کہ وہ میرے احسانات کو گن بھی نہیں سکتے۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے دو پہلو ہیں (۱) دعا کے ذریعہ انسان خدا سے مانگتا ہے۔ (۲) انسانی احتیاج کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اسے پوری کرتا ہے۔ درحقیقت دعا بھی انسان اپنی کسی احتیاج کو ہی پورا کرنے کے لئے کرتا ہے اور ہر وہ دعا جو دعا کی جملہ شرائط و آداب کے مطابق مانگی جائے ضرور پوری ہوتی ہے بعض اوقات تو اسی رنگ میں کہ جس میں انسان مانگتا ہے۔ اور اگر وہ دعا ایسی چیز کے لئے ہو جو خدا کے علم میں اس کے لئے خیر و برکت کا موجب نہ ہو تو پھر خدا اس کی بجائے کوئی اور بھلائی عطا کر کے اس کی دعا کو پورا کر دیتا ہے حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو چار طاقتیں (جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی) عطا کی ہیں ان کے ذریعہ اس نے غیر محدود ترقیات کے دروازے کھول دیئے ہیں مگر انسان بعض اوقات اپنی نادانی سے انہیں موقع اور محل کے منافی استعمال کر کے نقصان اٹھاتا ہے۔ روحانی ترقی اور راہنمائی کے لئے خدا نے آسمانی ہدایت نازل کی اور (باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو قرآن مجید کے ذریعہ ہی پایا

قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود انا الموجود کی آواز دیتا ہے

"ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سُنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچّا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔"

"ایک عقلمند اور منصف مزاج آدمی کے نزدیک اِس بات کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ملا دے اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین کے درجہ تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے۔ .... میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دُنیا کی محبّت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اِس کی پیروی سے آخرکار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خود خدا دکھا دیتا ہے اور عالمِ ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۳ ستمبر ۱۹۷۷ء

ایک تاکیدی حکمِ خداوندی

رمضان کے مبارک مہینہ کا غرباء کی دیکھ بھال اور ان کی مدد کرنے سے خاص تعلق ہے۔ روزہ بذاتِ خود ایک ایسی عبادت ہے جو اپنے غریب بھائیوں کی مدد اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے احساس کو زندہ اور تازہ کر دیتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزہ کے فرض ہونے کے ذکر کے ساتھ ہی مساکین کو کھانا کھلانے کا بھی حکم دیا اور فرمایا:۔

"وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ"
(البقرہ: ۱۸۵)

یعنی ان لوگوں پر جو فدیۂ رمضان کی طاقت نہیں رکھتے (اور وہ بیمار ہیں یا سفر کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے ہوں) ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیۂ رمضان کے) واجب ہے۔

ویسے بھی قرآن مجید میں بار بار غرباء کی مدد کرنے اور ان کے لئے کھانا مہیا کرنے کی تاکید کی گئی ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذّٰریٰت: ۲۰)

یعنی مومنوں کے اموال پر مانگنے والے مستحقین کا بھی حق ہے اور جو مانگ نہیں سکتے ان کا بھی حق ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدّہر: ۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس کے حکم کو سن کر اس پر اس طرح عمل کرتے ہیں کہ وہ مسکینوں اور یتیموں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عربی زبان میں مسکین کے معنے ہیں ایسا شخص جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ بخوبی گذارہ کر سکے اور اس کا گھرانہ اس روپے سے پرورش پا سکے اور یتیم کے معنی ہیں ایسا شخص جس کا والد یا مربّی نہ ہو اور وہ ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور اسیر کے لفظی معنی تو قیدی کے ہیں لیکن اس کے یہ معنے بھی کئے جا سکتے ہیں کہ وہ شخص جو اپنے حالات سے مجبور ہو کر بطور قیدی کے ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو پوری غذا میسر نہیں اور ان کو ضرورت ہے کہ ان کی مدد کی جائے جس کے بغیر وہ اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتے ان لوگوں کو ہمارے ابرار بندے کھانا کھلاتے ہیں اور ان کے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ کہ ہم خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی عنایات کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

رمضان کے مبارک ایام میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ کی سخاوت و خیرات تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔ یعنی آپ اس مہینہ میں غیر معمولی طور پر غرباء و مساکین اور یتامیٰ کی مدد اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا یہ مبارک اسوہ اور نمونہ بھی ہمیں اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ ہم اپنے غریب اور نادار بھائیوں کا خاص خیال رکھیں اور حتی المقدور ان کے کھانے پینے اور پہننے اور ان کی دیگر ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

احادیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کون سا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کھانا کھلاؤ جس کو جانتے ہو اور اسے بھی کھانا کھلاؤ جسے تم نہیں جانتے اور سلام کرو جسے جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے۔ (بخاری کتاب الایمان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے دس برس قبل اس بارہ میں ایک نہایت ضروری تحریک احباب جماعت کے سامنے رکھی تھی۔ رمضان کے موجودہ ایام میں حضور کی اس تحریک پر بھی زیادہ تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے اور پھر اس پر دوام اختیار کرنا چاہیئے یعنی التزام کے ساتھ نہ صرف رمضان میں بلکہ سال کے دیگر ایام میں بھی اس پر عمل کرتے چلے جانا چاہیئے۔ یہ تحریک خود حضور ہی کے مبارک الفاظ میں یہ ہے:۔

"اس دنیا میں جب بھائی بھائی کا خیال نہیں رکھتا اور ایک قوم کی اکثریت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے تو اس قوم پر ایک دن انقلاب کا بھی پڑاؤ آتا ہے جس میں بہت سے بڑے اور امیر لوگ چھوٹے اور غریب کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دن ان کے پچھتانے کا ہوتا ہے۔ جس قوم کے ہر فرد کو اس کی ضروریات میسر آتی رہیں اور ان کے دل مطمئن اور تسلی یافتہ ہوں اس قوم میں اس قسم کے انقلاب بپا نہیں ہوا کرتے۔ انقلابات اور ریوولیوشنز انہی ملکوں اور قوموں میں ہوتی ہیں جن کے ایک بڑے حصّے کو دھتکارا جاتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے ایک ضرورت مند کو اور اس کے ساتھ نیکی کرنے کو کتنا بڑا مقام دیا ہے۔ آخرت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا یا بعض دوسروں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔

پہلے فریق کو وہ فرمائے گا کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرتا ہوں اور دوسروں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے میرا خیال نہ کیا اس لئے میں تمہیں جہنم میں دھکیلتا ہوں۔

کتنے زور اور تاکید سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم بھوکے کو کھانا کھلائیں اور ضرورت مند کو ضروریاتِ زندگی مہیا کریں۔

میرا یہ احساس ہے کہ جماعت کو اس حکم کی طرف پوری طرح توجہ نہیں ہے۔ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہیئے۔ سب سے پہلے یہ ذمہ داری افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے کیونکہ سب سے پہلے یہ ذمہ داری اس ماحول پر پڑتی ہے جس ماحول میں وہ محتاج اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے۔ پھر ہماری جماعت کی تنظیم کے مطابق بڑے شہروں میں پریذیڈنٹ ہیں۔ امراء ہیں۔ پھر شہر مختلف محلّوں اور حلقوں میں تقسیم ہوتے ہیں جن میں ہمارے کارکن مقرر ہوتے ہیں اتنے کارکنان کی موجودگی میں کیا آپ میں سے ہر احمدی رات کو اس اطمینان کے ساتھ سوتا ہے کہ اس کا کوئی بھائی آج بھوکا نہیں سو رہا؟ یا وہ بغیر سوچے سمجھے یہ تصور کر لیتا ہے کہ اس کے سب بھائیوں نے کھانا کھایا ہو گا۔

جہاں تک میرا احساس ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں پوری طرح محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور شاید ہی کوئی ایسے محتاج دوست ہوں جن کی غذائی ضروریات پوری نہ کی جاتی ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ایک احمدی بھی ایسا ہے جس کی غذائی ضروریات پورا کرنے میں ہم غفلت برت رہے ہوں تو ہمیں بحیثیت جماعت خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

پس ہمارے خدا نے ایک حکم دیا ہے۔ ہمارے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور ہم نے اس تاکیدی ارشاد پر عمل کرنا ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کما حقہ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ وار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مند کی ضرورتیں پوری کروں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں اور اس کے متعلق ہر وقت سوچتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر عمل کرنے سے بڑے خوشکن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مبارک تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

(مکرم نصیر احمد صاحب قمر متعلم درجہ سادسہ۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۲)

"الذِّکر" کے معنے شرف اور بزرگی، عزت و شہرت اور ثناء یعنی تعریف کے بھی ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے گویا اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں یہ بتلایا ہے کہ حقیقی شرف و بزرگی اور عزت و شہرت اور مقامِ محمود حاصل کرنے کے لئے قرآن مجید انسان کے لئے آسان ترین لائحۂ عمل ہے۔ اس میں ایسے اصول و قواعد اور ایسی تعلیمات بیان ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان ذہنی و جسمانی، اخلاقی و روحانی، علمی و عملی، دینی و دنیوی غرضیکہ ہر قسم کی ترقیات و کمالات حاصل کر سکتا اور مراتبِ عالیہ کو پا سکتا ہے۔ یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جو انسان کو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دیتی ہے۔ و للہ درّ القائل ؎

یَجُرُّ اِلَی الْعُلْیَا وَجَاءَ مِنَ الْعُلٰی
کَمَا ھُوَ اَمْرٌ ظَاھِرٌ لَیْسَ یُحْجَبُ

وہ بلندی کی طرف سے آیا ہے اور بلندی کی طرف کھینچتا ہے جیسا کہ یہ بات ظاہر ہے مخفی نہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کا ایک نام "ذِکر" بھی بتلایا گیا ہے جیسے فرمایا:۔

اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ۝ (یونس: ۶۹)

یعنی یہ تو ذکر اور قرآن مبین ہے ——گویا ع

"آفتاب است و کند چوں آفتاب"

والی بات ہے۔ خود بھی معزز و مکرم اور بزرگ کلام ہے جس کی عزت و بزرگی کا چرچا ساری دنیا میں ہو رہا ہے اور جس کی تعریف اور مدح و ثناء کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ اور پھر یہ عظیم الشان کلام دوسروں کو بھی عزت و شرف بخشتا اور اعلیٰ درجہ کے کمالات تک پہنچاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

اِنَّہٗ ذِکْرٌ لَّکَ وَ لِقَوْمِکَ۔

کہ یہ قرآن آپؐ کے لئے اور آپؐ کی قوم کے لئے عزت و شہرت اور شرف و بزرگی کا موجب ہے۔

اور تاریخ شاہد ہے کہ وہی لوگ جو کبھی جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکتے تھے، قرآن مجید کو پانے کے بعد نورِ علم و عرفان سے مالا مال ہو گئے اور وہ مقامِ ارفع و اعلیٰ حاصل کیا کہ دنیا بھر کے معلّم اور استاد اور رہنما ٹھہرے۔ سچ فرمایا ہے مامورِ زمانہ نے ؎

آنکس کہ بعلمش شد شد مخزنِ معارف
واں بے خبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ

یعنی جو اس کا عالم ہو گیا وہ خود معرفت کا خزانہ بن گیا اور جس نے اس عالم کو نہیں دیکھا اسے دنیا کی کچھ خبر ہی نہیں۔

قرآن مجید کے نزول سے قبل اہلِ عرب مادی و روحانی ہر لحاظ سے پسماندہ تھے مگر قرآن عظیم کو اپنے لئے ضابطۂ حیات قرار دینے کے بعد اور اس کی اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں ایک عظیم تغیّر بپا ہو گیا۔ انہوں نے دنیوی لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی کی اور انتہائی قلیل عرصہ میں جزیرہ عرب سے نکل کر دنیا پر چھا گئے اور دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ عرب کے معمولی اونٹ چرانے والے قرآن مجید کی برکت اور اس کی تاثیر سے عرب و عجم کے بادشاہ بن گئے۔

— اور روحانی لحاظ سے بھی انہوں نے وہ مرتبہ و مقام پایا کہ آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے بنکر چمکے اور خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے فرمایا:۔

اصحابی کالنجوم
فبایہم اقتدیتم
اھتدیتم۔

یعنی میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

اللہ اللہ! وہی جو کبھی خود گمراہی میں بھٹک رہے تھے قرآن مجید کی برکت سے آج دنیا کے ہادی بن گئے۔ عرش کے خدا نے بھی قرآن مجید میں ان کی تعریف فرمائی اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا عظیم الشان اعلان فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں۔ جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا ایک گوشۂ تنہائی میں پڑا رہا۔ اس ملک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بُت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزاقی اور خون ریزی اور دختر کُشی اور یتیموں کا مال کھا جانے اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔ غرض ہر یک طرح کی بُری حالت اور ہر یک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں میں چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیراتِ کلامِ الٰہی اور صحبتِ نبی معصوم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یکلخت ایسا مبدّل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارفِ دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبتِ دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں اور اپنے عزیزوں کو اللہ جلشانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔

..... پس وہ کیا چیز تھی جو اُن کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم تک کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی معصوم اپنی قوّتِ قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔ ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ دوسری خدائے قادرِ مطلق حیّ و قیوم کی پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہِ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔"

(سرمہ چشم آریہ)

؎ یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تن ہا از چاہ برکشیدہ

یعنی یوسف تو ایک کنوئیں کی تہ میں اکیلا گرا تھا مگر اِس یوسفؐ نے بہت سے لوگوں کو کنوئیں میں سے نکالا۔

پس اے وہ شخص جو حقیقی عزت و شہرت اور شرف و بزرگی حاصل کرنا چاہتا ہے اور مقام محمود کا طالب ہے تجھے چاہیئے کہ قرآن کو اپنا مقصودِ حیات بنالے اور اس کی بتلائی ہوئی ہدایات پر عمل کرے کیونکہ یہی وہ بزرگ کلام ہے جس پر عمل کرنے والوں نے اعلیٰ درجات حاصل کئے۔ پس تو بھی ایسا ہی کر۔

اِس جگہ "الذِّکر" سے مراد ذکرِ الٰہی بھی ہو سکتا ہے۔ گویا قرآن مجید ذکرِ الٰہی کے لئے نہایت آسان ہے۔ خدا کو یاد کرنے کا بہترین ذریعہ قرآن مجید ہے۔ کیونکہ قرآن مجید ذکرِ الٰہی پر مشتمل ہے اور دوسری طرف اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ یعنی یہ بات غور سے سُن لو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں۔ پس سکون و اطمینان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلب حاصل کرنے کے لئے کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنا چاہیئے اور چونکہ قرآن مجید ذکرِ الٰہی پر مشتمل ہے اس لئے طمانیتِ قلب اور سکونِ دل حاصل کرنے کے لئے کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

اسی طرح اگر "ذکر" سے مراد ذکرِ الٰہی لیا جائے تو اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کو خدا یاد دلاتی ہے جب کوئی شخص اس کی فصاحت و بلاغت، اعجاز آفرینی اور اس کے حسن و جمال پر غور کرتا اور اسکی آیات میں تدبر کرتا ہے تو بے اختیار خدائے عزّ و جلّ کی ہستی کا اقرار کر اُٹھتا ہے اور اس کا دل حمدِ الٰہی سے معمور ہو جاتا ہے۔ (گویا ہستی باری تعالیٰ کی سب سے بڑی اور آسان ترین دلیل قرآن مجید ہے) قرآن وہ آئینہ ہے جس میں خدا کی تصویر نظر آتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید سے متعلق کیا ہی خوب فرماتے ہیں ؎

مخزنِ رازہائے ربانی
از خدا آلہِ خدا دانی
ہست آئینہ بہرِ روئے خدا
عالمے را کشید بہر سوئے خدا
ہر کہ بو عظمتش نظر بکشاد
بے توقف خدا ایشں آمد یاد
وانکہ از کبر و کیں ندید آں نور
کور ماند و ز نورِ حق مہجور

یعنی وہ خداوند کے اسرار کا خزانہ ہے اور خدا کی طرف سے خدا شناسی کا آلہ۔ (قرآن) خدا کے چہرہ کا آئینہ ہے اور اس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے۔ جو اس کی عظمت کو دیکھ لیتا ہے اسے فوراً خدا یاد آ جاتا ہے۔ اور جو تکبر اور دشمنی سے اس روشنی کو نہیں دیکھتا وہ اندھا اور خدا کے نور سے دُور رہتا ہے۔

ماہِ رمضان کو قرآن مجید سے ایک خاص مناسبت اور گہرا تعلق ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کی ایک نہایت ہی مقدس اور بابرکت رات، لیلۃ القدر میں اس غایت درجہ مکرم و معظم کلام کا نزول ہوا۔ پس ہمیں ان مبارک ایام میں بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ اس کی آیات میں غور و فکر اور تدبر کرنا چاہیئے۔ اس کی پُر حکمت باتوں اور اس کے بیان کردہ احکام کا علم حاصل کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس کی مدد اور نصرت چاہتے ہوئے ان مبارک ایام میں خاص طور پر قرآن مجید کا کچھ حصہ زبانی یاد کریں کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۔ کہ ہم نے قرآن مجید کو ذکر یعنی حفظ کے لئے آسان بنایا ہے پس کیا کوئی ہے جو اسے زبانی یاد کرے۔ تا اس کی مدد کی جائے اور اسے اس کام کی توفیق بخشی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عشقِ قرآن اور فہمِ قرآن عطا فرمائے اور خدا کرے کہ ہمارے اقوال و افعال اور ہمارے اخلاق عین قرآن کے مطابق ہوں۔

(آمین ثم آمین یا ربّ العٰلمین)

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

ریشم بی بی صاحبہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم مہر دین صاحب جو حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کی ہمشیرہ اور الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ مرحوم مبلغ مغربی افریقہ کی پھوپھی تھیں ۹ جولائی ۱۹۷۷ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ قریباً ۱۸۸۸ء میں موضع کوٹلہ چاہلاں تحصیل و ضلع گورداسپور (بھارت) میں پیدا ہوئیں جہاں آپ کے والدین اُن دنوں مقیم تھے۔ اپنے بھائی حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کی تربیت کے نتیجہ میں ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

مرحومہ احمدیت کی فدائی، عابدہ زاہدہ نماز تہجد کا روزانہ التزام کرنیوالی خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی روزانہ تلاوت فرماتیں۔ اپنے سب بچوں کو خود قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ بچوں سے نماز باجماعت کی پابندی کرواتی تھیں۔ مجھ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ وفات سے قبل ۵ جون کو جب میں مع اپنی اہلیہ کراچی سے احمد نگر پہنچا تو آپ بہت خوش ہوئیں گو اس وقت بھی آپ بیمار تھیں۔ لیکن ہوش و حواس قائم تھے لیکن وفات سے قبل چار دن متواتر بیہوش رہیں۔ وفات سے قبل میری بھانجی امۃ الکریم سورہ یٰسین کی تلاوت کر رہی تھی۔ جب وہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کی آیت پر پہنچی تو موت کی اچانک ہچکی سے آنکھیں جو پہلے بالکل خشک تھیں نزع کے عالم میں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے خاص قرب سے نوازے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

محمد عبداللہ مہر
فیڈرل کیپیٹل ایریا۔ کراچی ۱۹

اسلم خان صاحب مرحوم

میرے خالو زاد بھائی اسلم خان صاحب، اس سال اپریل میں کار کے ایک حادثہ میں ترکی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۲۹ سال کی تھی۔ پچھلے سال ان کی شادی ہوئی اور اسی سال مارچ میں اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو ایک بچی عطا فرمائی۔ بچی صرف ایک روز کی ہی تھی کہ آپ بذریعہ کار ترکی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ چوتھے روز سفر کے دوران سرحد کے قریب ان کی کار ایک تیز رفتار جیپ سے ٹکرا گئی۔ جیپ میں سوار چھ افراد موقع پر ہلاک ہو گئے۔ اسی طرح کار میں سوار چار افراد (بھائی جان سمیت) بھی جاں بحق ہو گئے۔

مرحوم بہت نیک اور متقی انسان تھے۔ مغربی ماحول میں تربیت پانے کے باوجود صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند تھے۔ ہر دُکھی انسان کا ہاتھ بٹانا، مصیبت میں دوسرے کے کام آنا اور ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنا آپ کا مرغوب کام تھا۔ تبلیغِ اسلام کا بے حد جوش اور جذبہ رکھتے تھے۔

ایک بار مشرقی افریقہ میں ان کا ایک افسر بھاری رقم لے کر ملک سے فرار ہو گیا۔ اسی سلسلہ میں محکمہ کے تمام سینئر افسروں کو قید کر دیا گیا۔ ان میں بھائی جان بھی شامل تھے۔ دورانِ قید آپ باقاعدہ نماز ادا کرتے۔ اکثر وقت تلاوت قرآن کریم میں گزارتے، دعائیں کرتے اور اپنے ساتھیوں کو تبلیغِ اسلام کرتے۔ آخر بے قصور ہونے کی وجہ سے وزیر اعظم نے ان کی باعزت رہائی کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ آکسفورڈ چلے گئے۔

مرحوم کو کار چلانے کا بہت ملکہ تھا۔ ہمیشہ کاروں کی دوڑ میں حصہ لیا کرتے۔ ایک دفعہ ایسٹ افریقہ میں کاروں کی دوڑ میں آپ نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اخبارات میں کار کے ساتھ آپ کی فوٹو شائع ہوئی اور ایک نئی کار آپ کو انعام کے طور پر دی گئی۔

مرحوم کے والد قریباً پندرہ سال پہلے وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی والدہ کی خدمت شروع کی اور تا وفات بے لوث خدمت کرتے رہے۔ اس طرح اپنی والدہ کی خاص دعائیں لیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ اور بچی کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

بشریٰ جبین احمدی
بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی
مربی سلسلہ سیالکوٹ

خالدہ امینہ صاحبہ مرحومہ

میری عزیز دوست میری محسن اور ہمدم محترمہ خالدہ امینہ اہلیہ مکرم شاہد احمد صاحب ۲۵ مئی ۱۹۷۷ء کو اپنے محبوب حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بڑی نیک، پابندِ صوم و صلوٰۃ، متحمل اور بردبار، خوش اخلاق اور ملنسار خاتون تھیں۔ بہت مہمان نواز اور غیور طبیعت کی مالک تھیں دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر تڑپ جاتی تھیں۔ میری بیماری کے ایام میں شدید تکلیف کے باوجود میری تیمارداری کیلئے آتیں۔ میرا حوصلہ بڑھاتیں اور میرے بچوں کا کھانا تیار کرتیں۔

مرحومہ نے دو کم سن بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے، اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سعیدہ رفیق احمد صاحب
اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲۱

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات جو جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے زیر تعمیر ہے اس کے چندہ کی وصولی کی اکیسویں قسط شائع کی جا رہی ہے۔ یہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء تک کی وصولی ہے اس کے بعد کی آئندہ شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ! ابھی ڈیڑھ لاکھ کے قریب احمدی مستورات نے اس سلسلہ میں اور رجوع کرنا ہے۔ جلد از جلد اس تحریک میں حصہ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ رقم کی کمی کے باعث کام بند کرنا پڑے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ	گلشن اقبال کراچی	۵۰/-
" محمودہ صاحبہ	" "	۲۵/-
" حامدہ صاحبہ	" "	۲۵/-
" نصیرہ صاحبہ	" "	۲۵/-
" نعیمہ صاحبہ	" "	۲۵/-
" نگہت صاحبہ	" "	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ مرزا عبد الرحمان صاحب	عزیز آباد "	۵۰/-
" طلعت منصور صاحبہ	" "	۱۵/-
" اہلیہ صاحبہ حافظ عبد الغفور صاحب	" "	۱۰/-
" سادقہ رشید صاحبہ	" "	۱۵/-
" والدہ صاحبہ عطاء الرحمن صاحب	" "	۲۵/-
" خورشید عطا صاحبہ	" "	۲۵/-
" امۃ الماجد صاحبہ	" "	۱۰/-
" والدہ صاحبہ بشارت احمد صاحب	" "	۲۰/-
" صادقہ رشید احمد صاحبہ	" "	۳۰/-
" اہلیہ صاحبہ عبد المجید صاحب	" "	۵۰/-
" قیصرہ تسنیم صاحبہ	" "	۵۰/-
" سلیمہ اختر صاحبہ	" "	۱۲/-
" حمیدہ نذیر احمد صاحبہ	" "	۱۰/-
" سعیدہ صبیحہ صاحبہ	" "	۵۰/-
" " از طرف دادی حسین بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی محبوب عالم صاحب	" "	۵۰/-
" حبیبہ قدسیہ صاحبہ	دستگیر کراچی	۲۰/-
" بیگم صاحبہ میجر شمیم احمد صاحب	محمد علی سوسائٹی	۶۰/-
" ضیاء سلیم احمد صاحب	" "	۵۰/-
" چوہدری نبی احمد صاحب	" "	۱۰۰۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ میجر داؤد صاحب	" "	۳۰۰/-
" بشریٰ ضیاء صاحبہ	" "	۱۵/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
" بیگم صاحبہ احسان الحق صاحب	" "	۱۰۰/-
" شاہدہ ماجد صاحبہ	" "	۱۰۰/-
" مبارکہ سجاد صاحبہ	" "	۵۰/-
" نعیمہ آمنہ کھٹی صاحبہ	" "	۱۰/-
" امۃ الرشید عزیز صاحبہ	" "	۲۶/-
" سلیمہ نذیر صاحبہ	" "	۵۰/-
" بیگم صاحبہ اکرام باجوہ صاحب	" "	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ	کراچی	۱۲۲/-
"	صادق آباد	۱۰۰/-
"	نبی سر روڈ	۱۶/-
"	بہاولنگر	۳۰/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب	حیدر آباد	۲۰۰/-
" ثریا صاحبہ	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ مشتاق احمد صاحب	"	۲۰/-
مکرمہ فاطمہ صاحبہ	حیدر آباد	۳۰/-
لجنہ اماء اللہ	بہوڑو چک ۱۸ شیخوپورہ	۵۸/-
"	چک ۸۴ لائلپور	۵۰/-
"	بشیر آباد اسٹیٹ	۲۰۰/-
"	محمد آباد اسٹیٹ	۶۷/-
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شرافت علی صاحب	رحمٰن آباد	۲۰/-
" بشیر النساء صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد حنیف صاحب	"	۲۰/-
" امۃ السلام صاحبہ " مولوی نذیر احمد صاحب	"	۵۰/-
" خالدہ پروین صاحبہ	"	۲۰/-
" رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ نیاز احمد صاحب	"	۱۰/-
" سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب معہ دختر ناصرہ بی بی صاحبہ	"	۱۵/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اکرم صاحب	"	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ " بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" امۃ العزیز صاحبہ " مبشر احمد صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۵/-
"	گرمولہ ورکاں	۶۵/-
"	کرتو ضلع شیخوپورہ	۱۰/-
"	میانی خانانوالی سیالکوٹ	۶۰/-
"	چیچہ وطنی ساہیوال	۵۰/-
مکرمہ امۃ القیوم الفت صاحبہ	راولپنڈی	۱۰۰/-
" ثریا بی بی صاحبہ	چک ۱۶۱ مراد۔ بہاولپور	۱۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ	چک ۲۰/۱۱-L ساہیوال	۱۰۰/-
" عابدہ نذیر صاحبہ	"	۵۰۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ	سمبڑیال	۱۰/-
" فہمیدہ بیگم صاحبہ	"	۱۰/-
" انی ل بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۵/-
"	چک ۹۸ سرگودھا	۴۰/-
"	نورنگر فارم	۵۰/-
"	چکوال	۱۹۱/-
"	شاہدرہ ٹاؤن لاہور	۲۴۰/-
"	باندھی	۷۵/-
"	چک ۳۱۲ کھتوالی۔ لائلپور	۳۳۱/-
"	گکھڑ۔ گوجرانوالہ	۵۴/-
"	سنگر ڈیلی۔ سرگودھا	۵۰/-
"	ڈھیر کے کلاں۔ گجرات	۵/-
"	لاہور	۱۹۵۲/-
میزان		۸۵۳۶/۵۰
سابقہ میزان		۷۷۹۱۳/۳۲
کل وصولی ۲۴/۱۰/۷۶ تک		۸۶۴۴۹/۸۲

اعلانِ نکاح

۱۹ اگست ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) و سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے عزیزم مکرم عبد المنان صاحب طاہر مربی سلسلہ ابن برادرم مکرم عبد السلام صاحب کے نکاح ہمراہ رفیعہ بیگم صاحبہ ایم اے بنت حاجی بشیر محمد صاحب مرحوم آف قصور کا اعلان بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!
(حکیم محمد اسلم فاروقی۔ دار العلاج۔ رحمت بازار ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے دادا جان عبد الکریم صاحب جنہیں صحابیٔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آف بازید چک ایک طویل عرصہ کی علالت کے بعد ۱۱ رجون بروز ہفتہ رات دس بجے مغلپورہ لاہور میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون!
مرحوم تقریباً ۹۵ سال کے تھے آپ کے تین لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں۔ بڑے بیٹے ملک عبد القدیر صاحب جو کہ خاکسار کے والد تھے ستمبر ۱۹۷۲ء میں وفات پا گئے۔ چھوٹے بیٹے ملک عبد المجید صاحب جوانی کی عمر میں ایک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اور سب سے چھوٹے بیٹے ملک عبد الحی صاحب آج کل ٹھٹھہ مبارک میں ہیں سب بچے شادی شدہ ہیں۔
مرحوم ملک مسعود احمد صاحب جاوید سابق قائد ضلع لاہور کے نانا تھے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین!
(ملک خالد محمود درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم حاجی بشیر احمد صاحب ملک سابق نیروبی کراچی (ڈرائی کلینرز)
(۲) مکرم سید اے رحمٰن صاحب امریکہ۔
(۳) مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب لطیف آباد (حیدر آباد سندھ) بیمار ہیں ان کی کامل صحت کے لئے
(۴) عزیزم خیاض احمد صاحب کا ملول آف لنڈن کی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
احباب کرام رمضان المبارک کے ایام الفیں کیفی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (مرزا منظور احمد براس منزل دار الرحمت ربوہ)

خاکسار کافی عرصہ سے متواتر گوناگوں پریشانیوں اور الجھنوں میں مبتلا چلا آرہا ہے۔ جس کا صحت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے میری پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین!
(محمد اکرم شاید میر کینٹ کراچی ۹)

میری باجی محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ سابق ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آنکھوں پہ مرض کا زیادہ اثر ہے احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے (امۃ الکریم اہلیہ ملک نور احمد لدھیانوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخوں میں تبدیلی

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱، ۲۲، ۲۳ ر اکتوبر کو ہوگا۔ ان تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے اب ہمارا سالانہ اجتماع ۴، ۵، ۶ ر نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔ تمام قائدین اور خدام یہ تبدیلی نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق تیاری کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح و تقریب شادی

عزیزہ فوزیہ بنت مکرم لیفٹیننٹ کرنل ملک بشارت احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۳ ر جولائی ۱۹۷۷ء بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر عزیز مکرم مرزا مظفر احمد صاحب ایم۔ ایس سی کیمیکل انجنیئرنگ ابن محترم مرزا رحمت اللہ صاحب آف گلبرگ لاہور کے ہمراہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے کیا۔ تقریب رخصتانہ اگلے روز مورخہ ۲۴ ر جولائی ۱۹۷۷ء بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم کے بعد عمل میں آئی۔

عزیزہ فوزیہ محترم ملک رسول بخش صاحبؓ آف ڈیرہ غازی خان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم شیخ محمد دین صاحب مرحوم مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی نواسی اور عزیز مکرم مرزا مظفر احمد صاحب محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب آف اسلامیہ پارک لاہور کے نواسہ ہیں۔

ہر دو عزیزان امروز فردا میں عازم امریکہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور سفر و حضر میں خیر و عافیت سے رہنے کی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(خاکسار شیخ منور احمد۔ لاہور)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم شیخ محمد طفیل صاحب بدوملہی کا پوتا اور مکرم حکیم رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام مولود احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر دے کر اپنے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین (شیخ فاروق احمد ریل بازار بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

پھر اسلام کی صورت میں کامل ہدایت ہمیں عطا فرمائی لیکن اس سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے جملہ احکام پر عمل کریں اور اپنی تمام طاقتوں اور استعدادوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔ آخر میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے بتایا ہے کہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی گردن خدا کے آگے رکھ دے اپنے تمام ارادوں کو کھو کر خدا میں گم ہو جائے اور اپنے نفس پر موت وارد کرے تب خدا دوبارہ اسے ایک نئی زندگی دے گا اور اپنے نور کی چادر میں لپیٹ کر اسے دیدار و گفتار کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا کے جملہ احکام پر عمل کرے اور پھر مقبول دعاؤں کی اسے توفیق ملے تا اسے وہ نور حاصل ہو جائے جو خدا کی طرف سے آتا ہے اور ہر طرح کی ظلمات سے اسے نجات دے دیتا ہے۔ رمضان المبارک کے اس مہینہ میں جو کہ دعاؤں کا مہینہ ہے ہمیں خصوصیت سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ملے تا کہ ہمیں وہ نور مل جائے جو ہر قسم کے اندھیرے اور ظلمات کو ہماری زندگیوں سے دور کر دیتا ہے۔

محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا مقیم دارالرحمت غربی ربوہ ۱۴ ر رمضان المبارک ۱۳۹۷ ہجری شمسی مطابق ۳۰ ر اگست ۱۹۷۷ء بروز منگل دو بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۶۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم رانجھا صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری غلام نبی صاحب رضی اللہ عنہ آف ادرحمہ ضلع سرگودہا کے پوتے اور حضرت مولوی محمود الحسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کے نواسے نیز حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقیقی چچازاد بھائی حضرت چوہدری تصدق حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ ر رمضان المبارک مطابق ۳۱ ر اگست کو ۹ بجے صبح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب بہت کثیر تعداد میں جنازہ کے ہمراہ گئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت محنتی، دیانتدار اور رزق حلال کا خاص خیال رکھنے والے اور علیحدگی میں بہت دعائیں کرنے والے تھے۔ احمدیت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ معافی اور طلب مغفرت میں کوشاں رہنا ان کا خاص وصف تھا سلسلہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے اور خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کی اولاد کو بہت نصیحت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے چار بیٹیاں اور دو فرزند سوکیڈرن لیڈر ذکاء اللہ اور عزیز ضیاء اللہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ مکرم عزیز احمد صاحب قریشی آرکیٹیکٹ اور مکرم وسیم احمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر واپڈا آپ کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان اور خاص طور پر آپ کی بیٹیوں اور فرزندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار رہو۔ آمین

درخواست دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ناصر رشید خان صاحب ۲۰/ع سنت سنگھ والا لائلپور کے کان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالباسط ربوہ)

نئے ٹرانسسٹر نقد و آسان قسطوں پر
المشتہر ڈان ریڈیو سروس محلہ دارالبرکات ربوہ